ناراں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ھُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ۔

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

تشحیذ الاذہان

قادیان

ہفت روزہ

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

جلد ۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ محرم ۱۳۵۵ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

(۱) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت خدا کے فضل سے قابل حمد ہے۔ فالحمد للہ

(۲) مجلس مشاورت ۱۰ اپریل بعد نماز جمعہ سے شروع ہو کر ۱۲ اپریل ۳ بجے دوپہر بخیر و خوبی نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوئی۔ امسال نمایندگان زیادہ تعداد میں شامل ہوئے۔ فالحمد للہ

(۳) مکرمی خان صاحب احمد اللہ خان ہیڈ کلرک ملٹری آنریری ہسپتال ایبٹ آباد احباب سے اپنی دینی دنیوی ترقی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۴) جن دوستوں نے فاروق کے وی پی واپس کئے ہیں۔ اور مجلس مشاورت پر بھی چندہ ارسال نہیں کیا۔ وہ براہ کرم اپنا اپنا چندہ مع ۳ زائد محصول وی پی واپس شدہ ارسال فرما کر مشکوری کا موقعہ بخشیں۔

(۵) بوجہ مصروفیت مجلس مشاورت یہ پرچہ ۸ صفحہ کا شائع کیا جاتا ہے احباب معذوری کو معاف فرماویں۔

سمجھتے ہیں ستم ایجاد کیوں بے خانماں ہم کو

ستائے گی کہاں تک گردشِ دورِ زماں ہم کو
کبھی تو موردِ الطاف کر دے گی فغاں ہم کو

نہ ہو منظور کیوں راہِ خدا میں جان کھو دینا
خوشا قسمت، کہ دل بخشے گئے پروانہ ساں ہم کو

خدا کے دین کے دشمن جہاں سے مٹتے جائینگے
یہ طاقت ہے کسے، کر سکے وہ بے نشاں ہم کو

ہمارے آشیاں کا تو محافظ دستِ قدرت ہے
ڈراتی ہے بھلا بے سود کیوں برقِ تپاں ہم کو

نکل جائیگا گرداب بلا سے یہہ سفینہ بھی،
خدا جب ساتھ ہو اے دل! تو کیا خوفِ زیاں ہم کو

ستم دیدہ ازل سے ہی دلِ یزداں میں بستے ہیں
سمجھتے ہیں ستم ایجاد کیوں بے خانماں ہم کو

حذار کھٹے سلامت حضرتِ محمود احمدؑ کو
کوئی اس سے نہیں بہتر نظر آیا جواں ہم کو

جو دیکھیگا بُری نظروں سے آنکھیں پھوڑ ڈالیں گے
کہ یہ جنت نشاں ہے قادیاں دارالاماں ہم کو

سکھا دیں بادشاہوں کو، ہم آئینِ جہانداری،
ذرا ہونے تو دیجے صاحبِ تاج و نشاں ہم کو

مرے دلبر! حریمِ ناز سے جلوہ نمائی ہو
کیا دیدار کی حسرت نے اب تو نیم جاں ہم کو

نیا قیدی ہوں آتی آئے گی طرزِ فغاں احسنؔ
بنا تارہ پھرے یونہی کوئی رنگیں بیاں ہم کو

(احسن امروہی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیانند مشن

ویدوں کے متعلق

زمانہ حال کے بعض سناتنی اور آریہ سماجیوں کے تحقیقی نتائج

ناظرین ریویو آف ریلیجنز نے ویدوں کے متعلق انگریز۔ فرنچ۔ جرمن اور دیگر یورو پین علماء کے خیالات پڑھے ہونگے۔ اور ہندوستان کے مسلم اور غیر مسلم محققین کی تحقیق کے نتائج بھی نظر سے گذرے ہوں گے۔ نیز کٹر خیال کے آریہ سماجی اور سناتن دھرمی ودوانوں کے خیالات بھی سُنے ہونگے۔ مگر آج ہم زمانہ حال کے ایسے آریہ سماجیوں کے خیالات آپ کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے سوامی دیانند کی اندھی تقلید سے الگ ہو کر وید کا مطالعہ کیا ہے۔

ابھی آریہ سماج وید کے عالم پیدا نہیں کر سکی

پنڈت گنگا پرساد ایم۔ اے (الہ آباد) لکھتے ہیں۔ کہ

"یہ سچ ہے کہ ابھی آریہ سماج میں ویدوں کے ودوان نہیں ہوئے" (رسالہ گنگا جنوری ۳۲ء صفحہ ۲۴۹)

وید رشیوں کی تصنیف ہیں

پنڈت سنام رائے صاحب ایم۔ اے نے جبکہ وہ آریہ گزٹ کے ایڈیٹر تھے۔ لکھا کہ

"وید سرشٹی (دنیا) کے آغاز میں بنائے گئے ہیں۔ اور نہایت شدھ آتماؤں (پاک لوگوں) نے بنائے ہیں"

(آریہ گزٹ ۶ اگست ۲۵ء صفحہ ۴)

وید کے بعد بھی الہام نازل ہو سکتا ہے

پنڈت نردیو شاستری لکھتے ہیں۔ کہ

"آریہ سماجیوں میں اب کئی وچار (خیال) کے لوگ (پیدا) ہو رہے ہیں۔ ایک گروہ یہ ماننے لگ گیا ہے۔ کہ اگنی۔ وایو۔ آدتیہ۔ انگرا۔ ان چار رشیوں کے ذریعہ سلسلہ وار..... تو ویدوں کا جتنا گیان آیا ہے۔ اس کو انسانوں کے لئے مفید اور کافی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہ آئندہ اور رشیوں پر مزید گیان نازل نہ ہوگا"

یہ درست نہیں کہ وید کا گیان صرف چار رشیوں پر اور وہ بھی ابتدائے دنیا میں نازل ہوا

"یہ بھی (ماننا) ضروری نہیں۔ کہ سارا گیان چار رشیوں پر نازل ہوا۔ اور وہ بھی ابتدائے دنیا میں"

وید ملاوٹ سے پاک نہیں!

"ایک اور چھوٹا سا (آریہ سماجی) گروہ یہ کہتا ہے۔ کہ دنیا کے ابتدا میں جب رشیوں کے ذریعہ وید ظاہر ہوئے۔ تب سے اربوں سال گذر گئے۔ مگر اتنے عرصہ میں وید غیر مبدل چلے آئے۔ بھلا اس بات کو کوئی کیسے مان لے۔ اور یہ بھی کیسے مانا جائے کہ ایشوری گیان میں انسانی کلام شامل نہیں ہوا"

وید کا مفہوم ایشور کیطرف سے مگر وید کے الفاظ رشیوں کے ہیں!

"ایک اور چھوٹا سا گروہ (آریہ سماجیوں کا) کہتا ہے کہ وید جس طرح ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس طرح ان کے یہ الفاظ اور یہ ترتیب ایشور ہی کے ذریعہ رشیوں پر نازل ہوئے۔ ایسا ماننے کی نسبت یہ کیوں نہ مانا جائے کہ مفہوم ایشور کی طرف سے نازل ہوا۔ مگر الفاظ رشیوں کے اپنے ہیں" (رسالہ گنگا جنوری ۳۲ء صفحہ ۱۵۰)

ویدوں میں بار بار تبدیلی کیگئی

پنڈت رام گوپال شاستری لکھتے ہیں کہ

"جب جب مصیبت آئی۔ تو ارتھوں (معنوں) بلکہ منتروں تک کو بھی تبدیل کیا گیا۔ مثال کے طور پر (رسم) "ستی" کو دیکھ لیں۔ (جس) کو اسی غلطی سے جاری کیا گیا" (آریہ گزٹ ۱۶ اپریل ۲۵ء صفحہ ۱۳)

(خاکسار فضل حسین احمدی مہاجر قادیان)

امراض دندان کا پائیرس بکس

اس بکس میں چار قسم کی دوائیاں ہونگی جن کو یکے بعد دیگرے استعمال کرنے سے دانتوں کی تمام امراض دور ہونگی منہ کے اندر کے تمام گندے مادے اور فاضلہ رطوبتیں۔ پائیوریا کے جراثیم ہلاک ہو جائینگے۔ پائیرس لوشن نمبر ۱ و نمبر ۲ پائیرس پوڈر۔ پائیرس کریم۔ قیمت بابت علاوہ محصول ڈاک۔

نوبہار حبوب کھانسی۔ کھانسی خواہ کتنی پرانی ہو۔ یا کالی کھانسی ہو۔ یا تپ دق کی کھانسی ہو یہ گولیاں جادو کا اثر رکھتی ہیں۔ ۵۰ گولی کی قیمت صرف ۱۲

سینہ کمزور۔ جن احباب کا سینہ خواہ کسی وجہ سے کمزور ہو۔ ہمیشہ نزلہ۔ زکام کا مریض رہتا ہو۔ چار آنہ کا ٹکٹ بھیجکر ۲۱ روز کی دوائی مفت بلا قیمت طلب فرمائیں۔

ملنے کا پتہ۔ فقیر احمد خان حکیم حاذق ماہر امراض دندان۔ جالندھر چھاؤنی۔ پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

ایک مُبائع اور غیر مُبائع کا تحریری مناظرہ

(۳)

غیر مبائع اب رہا یہ امر کہ مسیح موعودؑ کے الہامات میں آپ کو کیا نام دیا گیا۔ اور کیا منصب دیا گیا ہے۔ سو یاد رہے کہ الہامات میں بھی آپ کو یہی منصب دیا گیا ہے۔ جو مذکور ہو چکا۔ چنانچہ ذیل کے حوالجات سے یہ امر روشن ہو جائے گا۔

۱ے۔ الہام انت محدث اللہ قیاٰ مادۃ فاروقیۃ (براہین احمدیہ۔ حقیقۃ الوحی۔ البشریٰ) (اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو فتح اسلام صفحہ ۹)

۲ے۔ کذالک ارسلت مجددا و محدثا (حمامۃ البشریٰ صفحہ ۵۳)

۳ے یہ عاجز خدا تعالےٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے۔ (توضیح مرام صفحہ ۱۰)

۴ے۔ نبوت کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۴۲۱)

۵ے۔ اے بھائیو! میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے محدث ہو کر تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۶۷)

۶ے میں نبی نہیں ہوں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محدث ہو کر اور اللہ کا کلیم ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸۳)

۷ے یہ عاجز بھی اسی صدی کے سر پر خدا کی طرف سے مجدد کا خطاب پا کر مبعوث ہوا ہے۔ (کرامات الصادقین صفحہ ۷)

۸ے رسید مژدہ ز غنیبم کہ من ہما نمردم۔ کہ او مجدد این دین در ہنما باشد (در ثمین)

۹ے ارسلنی ربی لتائید دینہ۔ فجئت ہذا القرآن عبدا مجددًا (در ثمین)

۱۰ے قاعدہ یہ ہے کہ جس قسم کی اصلاح کیواسطے کوئی شخص دنیا میں آتا ہے۔ اس کے مطابق اس کا نام بھی رکھا جاتا ہے۔ چونکہ اس زمانہ میں بڑا فتنہ عیسویت کا تھا۔ اس واسطے اس کی اصلاح کیواسطے جو مجدد بھیجا گیا۔ اس کا نام بھی مسیح ہی رکھا گیا۔ (بدر ۴۳ جلد ۶ صفحہ ۲ کالم ۲ مورخہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۰۷ء زیر عنوان فتلک عشرۃ کاملۃ

ان حوالجات سے ظاہر ہے کہ حضور کا منصب محدثیت تھا۔ نہ نبوت فاندفع ما اعترضتم علیہ"

الجواب

سعدی میرے سوال نمبر ۱ کی شق تیسری (یعنی مسیح موعودؑ کی وحی میں مسیح موعود کا اصلی نام اور منصب کیا ہے) کے جواب میں آنجناب نے دس حوالے دیئے ہیں۔ جن میں سے صرف (نمبر ۱) ایک حوالہ ایسا ہے۔ جو وحی الٰہی ہے۔ باقی ۹ کے ۹ کوئی وحی الٰہی نہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی کلام پاک ہے۔ اور چونکہ وہ وحی الٰہی نہیں اس لئے اس شق کے جواب میں آپ کا ان کو درج کرنا نہ صرف اپنی جہالت کا اظہار کرنا ہے بلکہ صریح طور سے مخلوق خدا کو دھوکہ دینا ہے ؎

گر ہمیں مکتب است و ہمیں ملاں
کار طفلاں تمام خواہد شد

اے حضرت آپ کو اس وحی الٰہی میں سے جو بموجب ارشاد حضرت مسیح موعودؑ ۲۰ جزو یعنی ۲۰ سپارہ دل کے برابر ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱) صرف ایک الہام نظر آیا۔ اور الہام بھی وہ جو ہرگز ہرگز یہ ثابت نہیں کرتا۔ کہ آپ محدث بمعنی غیر نبی تھے۔ کیونکہ محدث کا غیر نبی ہونا لازمی امر نہیں۔ اور نہ ہی آپ قیامت تک یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ محدثیت اور نبوت آپس میں متنافی امور ہیں۔ اور جب تک آپ اس کو ثابت نہ کریں کہ محدث کا غیر نبی ہونا مستلزم ہے۔ تب تک آپ کا اس کلام الٰہی سے یہ استدلال کرنا کہ حضرت مسیح موعودؑ محدث تھے۔ نبی نہ تھے۔ غلط بالکل غلط اور سراپا غلط ہے ؛

دیکھئے حضرت مسیح موعودؑ لکھتے ہیں۔ کہ "وہ نبی محدث ہے۔ اور محدث نبی ہے"

(توضیح مرام صفحہ ۱)

پھر لکھتے ہیں:۔

"وہ نبی کمال کی وجہ سے محدث ہے۔ کیونکہ وہ علی وجہ الاتم تمام کمالات کا بالفعل جامع ہوتا ہے۔ اور اس طرح جائز ہے۔ کہ ہم کہیں کہ محدث استعداد باطنی کی وجہ سے نبی ہوتا ہے۔ کیونکہ محدث بالقوہ نبی ہوتا ہے۔ اور کمالات نبوت سب کے سب تحدیث میں مخفی اور مضمر ہوتے ہیں"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸)

پس صاف عیاں ہے۔ کہ محض "محدث اللہ" نام رکھے جانے سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کی قطعًا کوئی نفی نہیں ہو جاتی۔ بلکہ آپ کی نبوت کی ایک قطعی دلیل پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کلام الٰہی کے ماتحت کم از کم یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ آنحضور استعداد باطنی کی وجہ سے نبی تھے۔ گو اس الہام کے وقت تک بالفعل جامع نبی نہ ہوئے تھے۔ اور جب بالفعل مصداق ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے آپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو صاف اور صریح لفظوں میں نبی اللہ اور رسول اللہ پکارا ہے:

اور یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ "محدث اللہ" والی وحی نہایت شروع کی وحی ہے۔ بہرحال کچھ بھی ہو "محدث اللہ" بمعنی "غیر نبی" ہونا کس قاعدہ اور کس دلیل سے ثابت ہو سکتا ہے؟ آخر کوئی دلیل تو پیش کی ہوتی۔ اب چونکہ بروئے حوالجات محولہ بالا نبی پر محدث کا اطلاق جائز ہے۔ بلکہ ہر ایک نبی علی وجہ لاتم محدث ہوتا ہے۔ اس لئے مسیح موعود پر اگر محدث اللہ کا کلام الٰہی میں اطلاق ہو گیا۔ تو کونسا اندھیر مچ گیا۔ اور کیوں آپ کی نبوت غیر نبوت ہو گئی۔ فتدبروا

گو یہ ضروری نہیں۔ کہ میں نمبر ۲ سے نمبر ۱۰ تک کے حوالجات کا جواب دوں۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی وحی الٰہی نہیں۔ اور چونکہ وحی الٰہی نہیں۔ اس لئے خارج از بحث ہے۔ لیکن تاہم آپ پر اتمام حجت کے لئے میں ان کو بھی لے لیتا ہوں۔ آپکو جو مغالطہ لگا ہے یا شاید جو مغالطہ آپ دینا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ان حوالجات میں حضرت مسیح موعودؑ نبی ہونے سے انکار اور محدث ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ لہذا آپ غیر نبی محدث ہوئے۔ نہ کہ نبی محدث۔ اس کا جواب میں آپ کو حضرت کے اپنے الفاظ میں ہی دینا چاہتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔

"میں جس جس جگہ میں نے نبوۃ یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں کوئی مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ نبی اور رسول ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا"

(ایک غلطی کا ازالہ)

پس آوالہ ایک مفتاح ہے۔ جس سے تمام جھگڑوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ نبوۃ کا انکار کیا۔ تو صرف صاحب شریعت یا براہ راست نبی ہونے کے اعتبار سے نہ کہ مطلق نبی اور رسول ہونے کے اعتبار سے۔ اور محدث ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو وہ بھی ایسی شرائط کے ساتھ کہ وہ شرائط بجز نبی کے کسی میں صادق نہیں آسکتیں۔ پس جیسا کہ انشاء اللہ آگے بیان ہوگا۔ جب تک قرآن شریف احادیث نبویہ اور وحی مسیح موعودؑ سے یہ ثابت نہ کیا جاوے۔ کہ محدث کے لئے لازمی ہے کہ وہ غیر نبی ہو۔ تب تک "محدث اللہ" سے مسیح موعود کی نبوۃ کو غیر نبوۃ بنانے کا استدلال باطل بالکل باطل۔ از سر تا پا باطل ہے۔

(دوم) اگر صرف ایک الہام سے حضرت مسیح موعود بقول آپ کے محدث بمعنی غیر نبی ہو گئے۔ تو ان سینکڑوں کلمات الٰہیہ سے جن میں آپ کو صریح اور صاف لفظوں میں نبی اور رسول قرار دیا گیا ہے۔ کیوں فی الحقیقت نبی اور رسول قرار نہیں پا سکتے؟ سنیئے حضرت ذرہ کان کھول کر سنیئے۔ مشتے نمونہ از خروارے عرض کرتا ہوں۔

(الف) "دنیا میں ایک نبی آیا" (ایک غلطی کا ازالہ) اس میں صریح مسیح موعود کو نبی قرار دیا گیا ہے۔

(ب) جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اس وحی الٰہی میں مجھے نبی بھی کہا گیا۔ اور رسول بھی۔

(ایک غلطی کا ازالہ)

(ت) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق وتھذیب الاخلاق (اربعین نمبر ۲ صـ۲۳) اس وحی ہی میں حضرت مسیح موعودؑ کو صاف اور صریح لفظوں میں واقعی رسول اللہ قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ جو رسول ہدایت دین الحق اور تہذیب الاخلاق لائے۔ ناممکن ہے کہ وہ غیر نبی ہو۔

(ج) یا نبی اللہ کنت لا اعرفک (حقیقۃ الوحی صـ۱۰۰) صاف الفاظ نبی اللہ کا موجود ہے۔

(د) یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر۔ (البشریٰ صـ۱۳۸) کیسی صاف صراحت ہے۔

(ر) انا ارسلنا علیکم رسولاً شاھداً کما ارسلنا الی فرعون رسولاً۔ (حقیقۃ الوحی صـ۱۰۱)

(ڈ) داعی الی اللہ وسراج منیراً۔ یہ دونام اور دو خطاب خاص آنحضرت صلعم کو قرآن شریف میں دیئے گئے ہیں (اربعین ۲ صـ۲۲)

(ز) ھو الذی ارسل رسولہ الخ۔ یہ الہام الٰہی بیسیوں دفعہ ہوا۔

(س) یا احمد جعلت مرسلا۔ اس الہام الٰہی میں صریح طور سے آپ کے مرسل بنائے جانے کا ذکر ہے۔

(ش) سیقول العدو لست مرسلا۔ گویا آپ کو مرسل رسول اور نبی اللہ نہ ماننا دشمن حق ہونا ہے۔ (تلک عشرۃ کاملہ)

پس الہام الٰہی اور وحی مسیح موعود میں (جو قرآن شریف کی طرح لاریب یقینی اور قطعی ہے۔ اور اس پر ایمان لانا ایسا ہی فرض ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف اور دوسری کتب سماویہ پر۔ ملاحظہ ہو اربعین صـ۴۵۔ اربعین ۴ صـ۷۶ حاشیہ) حقیقۃ الوحی صـ۱۵۰ تحفۃ الندوہ صـ۷۔ تذکرۃ الشہادتین صـ۲۔ تجلیات الٰہیہ صـ۲۵ صریح طور سے حضرت مسیح موعودؑ کو نبی اللہ اور رسول اللہ قرار دیا گیا ہے۔ نہ ایک دفعہ بلکہ سینکڑوں دفعہ۔ پھر کیونکر یہ ممکن ہے۔ کہ آپ کے نبی اور رسول ہونے سے انکار کر کے اپنی عاقبت کو خراب کر دیا جاوے۔ یہ صرف آپ لوگوں کا ہی دل اور گردہ ہے۔ کہ ان مراحتوں کے ہوتے ہوئے آپ نہایت ڈھٹائی سے کہتے ہیں۔ کہ مسیح موعودؑ کو کلام الٰہی میں نبی نہیں کہا گیا۔ کچھ تو خدا کا خوف کریں۔ آخر ایک دن اس کے حضور پیش ہونا ہے کیا جواب دو گے۔ حضرت مسیح موعود کی نبوۃ اور رسالت حقہ کی شہادت قرآن شریف نے دی۔ آنحضرت صلعم نے دی۔ خود تازہ وحی الٰہی نے دی۔ لیکن آپ ہیں کہ خدا کی خدائی لوٹ سکتی ہے۔ آنحضرت صلعم نعوذ باللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلط اقرار دیئے جاسکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وحی الٰہی جھوٹی ٹھہر سکتی ہے۔ لیکن اگر نہیں ہوسکتا۔ تو یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ مسیح موعود آپ کے ذہن میں نبی قرار پاسکے۔ سوچو۔ خدارا سوچو۔ آپ کہاں سے کہاں جارہے ہو۔

سوئم۔ آپ نے مسیح موعودؑ کے محدث ہونے پر بڑا زور دیا ہے۔ اور محدث بھی وہ جو آپ کے ذہن میں ہے۔ نہ کہ وہ جو خدا۔ رسول اور مسیح موعودؑ کے ذہن میں ہے۔ سنیئے۔ اگر مسیح موعود نے محدث ہونے کا دعویٰ خدا کے حکم سے کیا۔ تو نبی ہونے کا دعویٰ بھی خدا کے حکم سے کیا۔ جیسا کہ فرمایا۔

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"

آخری خط مندرجہ اخبار عام۔ پس آپ خدا کے ایک حکم کو مانتے اور دوسرے کو رد کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ کوئی ایمانداری نہیں۔ آپ نے تو وہ حوالے ایسے دیئے۔ جن میں محدث ہونے کا اقرار ہے۔ میں انشاء اللہ ۱۰۹ اکم از کم ایسے حوالے پیش کرسکتا ہوں۔ جس میں نبی ہونے کا اقرار ہے اور یہ ایک مسلمہ اور متفقہ امر ہے۔ کہ قلت کو کثرت کے ماتحت ہونا پڑتا ہے۔ اور یہ کہ کلام نبوت جو بعد میں ہو۔ وہ بہر حال پہلی کلام سے مقدم ہوا کرتی ہے۔ پس اگر کثرت اور قلت کا سوال ہے۔ تو کثرت نبی ہونے پر ہے۔ بعد کا کلام بھی نبی ہونے پر زور دے رہا ہے۔ پس ہر طرح سے حضرت مسیح موعودؑ کا نبی اور رسول ہونا ثابت ہے۔ پس آپ کے عقائد باطلہ کا رد ہر ممکن راستہ سے ہوچکا ہے۔ کاش اگر آپ سوچیں۔

چہارم۔ حضرت مسیح موعود نے محدث ہونے سے انکار کیا ہے۔ اور نبی ہونے کا اقرار۔ جیسے کہ فرمایا۔

"اگرچہ خدا تعالیٰ کی طرف سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ۔ اس کا کیا نام رکھنا چاہیئے۔ اگر کہو۔ کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار امر غیب نہیں۔ مگر نبوت کے معنی اظہار امر غیب ہے ..... یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ پس میں جبکہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں۔ کہ صاف طور پر پوری ہوئی۔ تو میں اپنی نسبت نبی اور رسول کے نام سے کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔ اور جبکہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں۔ تو میں کیونکر رد کروں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ)

لیجئے حضرت صاف صاف "محدث" ہونے سے انکار اور کھلے کھلے طور پر نبی ہونے کا اقرار ہے۔ کیا اب کوئی کسر باقی ہے؟ ہرگز نہیں۔ اور یقیناً کوئی نہیں ایسی صاف اور صریح حوالہ کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود کو صرف محدث قرار دینا اور آپ کے نبی ہونے کا انکار کرنا اگر پرلے درجہ کی قساوت قلبی نہیں تو اور کیا ہے؟

پنجم۔ شاید آپ محولہ بالا حوالہ کو دیکھ کر اس بات کو ثابت کرنا شروع کردیں۔ کہ اس حوالہ میں لغوی محدثیت سے انکار کیا ہے۔ نہ کہ اصطلاحی۔ اس لئے اس کا رد بھی میں ساتھ ہی کردیتا ہوں۔ تا آپ کو گریز کا کوئی راستہ نہ مل سکے۔ سو خوب غور سے سنیئے۔

(الف) حوالہ مندرجہ بالا سے کم از کم یہ تو ثابت ہوگیا۔ کہ حضرت مسیح موعود من کل الوجوہ محدث نہیں۔ بلکہ لغوی حقیقت میں آپ مجازی محدث ہیں۔ حقیقی محدث نہیں۔ کیونکہ لغت عرب جو محدث کی حقیقت بیان کرتی ہے۔ وہ آپ پر صادق نہیں آتی۔ پس آپ من کل الوجوہ محدث نہ ہوئے۔ یعنی لغوی اصطلاح میں آپ یقیناً محدث نہیں۔

(ب) محدث کی شرعی اصطلاح میں بھی آپ محدث ثابت نہیں ہوتے۔ قرآن شریف نے محدث کی کوئی تعریف نہیں کی۔ نہ ہی محدث کا لفظ قرآن شریف میں موجود ہے۔ باقی رہا احادیث نبویہ۔ سو اس میں بھی محدث کی یہی تعریف کی گئی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہونا۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"محدث ..... جس کے معنی آنحضرت صلعم نے مکلّم مراد لئے ہیں۔ یعنی محدثوں کی نسبت فرمایا ہے ....." قد کان فیمن قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء فان یك فی امتی منہم احد فعمر (بخاری لغایت عمرؓ) (مجموعہ اشتہارات حصہ اول صفحہ ۹۷)

پس تحدیث کے معنی صرف خدا تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرف ہونا ہے۔ اور بس۔ امور غیبیہ کا حاصل کرنا اور رسول مقرر ہونا اس میں شرط نہیں۔ پس جو شخص کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ سے سرفراز ہو کر ہدایت خلق اللہ کے لئے خدا کی طرف سے رسول مقرر ہوتا ہے۔ وہ یقیناً شرعی اصطلاح کے رو سے محدث نہیں ہوسکتا۔ بلکہ نبی ہوگا۔ جیسے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"جبکہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کے رو سے کمال درجہ تک پہنچ جاوے۔ اور اس میں کوئی کمی یا کثافت نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے۔" (الوصیت صفحہ ۱۱)

صاف اور صریح طور سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے۔ کہ اظہار علی الغیب کے مکالمہ مخاطبہ سے سرفراز شخص یقیناً شرعی اصطلاح میں محدث نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ تمام انبیاء کی متفقہ رائے سے وہ نبی ہوگا۔ لہٰذا حضرت مسیح موعود شرعی اصطلاح میں بھی محدث نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ آپ کو اظہار علی الغیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والی وحی الٰہی کا مرتبہ حاصل تھا۔ اور وہ مرتبہ بجز نبی کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ جیسے فرمایا۔

"قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول کے" دوسروں پر علوم غیبیہ کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت فلا یظہر علے غیبہ احداً الا من ارتضے من رسولٍ سے ظاہر ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ)

پس ان تحریرات سے ظاہر و باہر ہے۔ اور ہم یقینی طور پر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود قرآن شریف احادیث نبویہ اور تمام انبیاء کی متفقہ تعریف کے رو سے یعنی شرعی اصطلاح سے یقیناً محدث نہ تھے۔ بلکہ نبی تھے۔ غرض لغوی حقیقت اور شرعی حقیقت کے اعتبار سے حضرت مسیح موعود کو محدث قرار دینا نہ صرف نہایت لغویت اور بے ہودہ پن ہے۔ بلکہ اپنی نادانی اور جہالت کا ثبوت مہیا کرنا ہے۔ کیونکہ جو چیز حضرت مسیح موعود میں پائی جاتی ہے۔ وہ لغوی اصطلاح اور شرعی اصطلاح میں یقینی اور قطعی طور سے محدثیت نہیں۔ بلکہ نبوۃ ہے۔

(ت) اب عرف عام میں ہی آپ محدث قرار نہیں پا سکتے۔ کیونکہ جب آپ نے محدث ہونے کا دعوےٰ کیا۔ تو وہ ایسی شرائط کے ساتھ تھا۔ کہ تمام علماء مخالفین نے اس کو نبوۃ کا دعوےٰ سمجھا۔ نہ کہ محدث کا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود والے دعوےٰ محدثیت کی کوئی نظیر پہلے موجود نہیں۔ پس تیسری اصطلاح یعنی اصطلاح عرف عام میں بھی آپ محدث قرار نہیں پا سکتے۔

(ج) ہاں عرف خاص میں جو حضرت مسیح موعودؑ کی اپنی اصطلاح ہے۔ اس میں آپ محدث ہیں۔ اور یقیناً محدث ہیں۔ لیکن وہ اصطلاح ایسی ہے کہ بجز نبوۃ کے اور کسی جگہ صادق ہی نہیں آ سکتی۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

"یہ محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے..... کیونکہ وہ خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہونے کا شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔ اور معنے شریعت اس پر کھولا جاتا ہے۔ اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے۔ اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے۔ کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے۔ اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔ اور نبوۃ کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جاویں۔" (توضیح مرام ص۹)

لیجئے حضرت۔ اس حوالہ نے تمام کا تمام جھگڑا مٹا دیا۔ حضرت مسیح موعود نے اس محدثیت کا دعوےٰ کیا۔ جو عین نبوت ہے۔ غیر نبوۃ نہیں۔ جلی الفاظ بار بار پڑھیں۔ اور سوچیں۔ کہ وہ کونسی محدثیت ہے جس کا دعوےٰ آپ نے کیا۔ محض لفظ "محدث" کو لے کر بیٹھ جانا یہ کوئی عقلمندی نہیں۔ جس طرح سے میں نے یہ امر ایک اور ایک دو کی طرح پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کی محدثیت لغوی۔ شرعی۔ عرف عام کی اصطلاح والی محدثیت نہیں۔ بلکہ "لکل ان یصطلح" کے ماتحت حضرت مسیح موعودؑ کی خاص اپنی اصطلاح ہے اور اس کو واضح کر دیا ہے۔ کہ یہ عین نبوت ہے۔ یعنے نبوت والی محدثیت ہے۔ نہ کہ غیر نبوت والی۔ اسیطرح آپ کا فرض ہے۔ کہ ثابت کریں۔ کہ مسیح موعود کی نبوت لغوی۔ شرعی اصطلاحات کے رو سے عین نبوۃ نہیں۔ بلکہ غیر نبوت ہے۔ اگر کچھ حق کی تلاش ہے۔ تو آئیے سیدھے راستہ پر آئیے۔ اور دلائل سے اپنے عقائد کا صحیح ہونا ثابت کیجئے۔ ورنہ یونہی یہ کہتے جانا کہ حضرت مسیح موعود نبی نہ تھے۔ صرف محدث تھے۔ اگر صداقت کا خون کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ خدا سے کچھ تو شرمائیں۔

(د) میرا چیلنج ہے۔ کہ قرآن شریف۔ احادیث نبویہ۔ لغت عرب کے رو سے اظہار علی الغیب کے مرتبہ والی وحی پانے والے شخص کا اگر محدث ہونا اور نبی نہ ہونا ثابت کر دیویں۔ تو بخدا آپ سچے اور ہم جھوٹے۔ لیکن نہیں۔ قیامت تک بھی یہ نہیں ہو سکتا۔ خواہ آپ اس کو ثابت کرنے کے لئے سر سے پاؤں تک کوشش کریں۔ ذرا انصاف کیجئے۔ اور اس مقابلہ کو غور سے مطالعہ کیجئے۔

محدث	نبی
حضرت مسیح موعودؑ تین اصطلاحات کے رو سے محدث قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ یعنی لغوی۔ شرعی۔ اور عرف عام کی اصطلاح جیسا کہ میں اوپر ثابت کر آیا ہوں۔ ہاں ایک اصطلاح (جو حضور کی اپنی خاص اصطلاح ہے۔ اور جو حضور کے ہی الفاظ میں عین نبوت ہے۔ اور جس کو حضور نے مابعد بکلی ترک کر دیا۔) اس اصطلاح کے رو سے آپ واقعی محدث ہیں۔ ضرور محدث ہیں۔ نتیجہ کیا نکلا۔ یہ کہ حضور ۴ اصطلاحات میں سے صرف ایک اصطلاح میں محدث ہیں۔ اور چونکہ ہمارا واسطہ صرف لغوی اور شرعی اصطلاحات سے ہے۔ آپ لغوی اور شرعی اصطلاح میں محدث نہیں لہٰذا آپ محدث نہ ہوئے ؛	حضرت مسیح موعودؑ تین اصطلاحات کے رو سے نبی قرار دیئے جا سکتے ہیں۔ یعنی لغوی شرعی اور عرف خاص کی اصطلاحات میں۔ جیسا کہ اوپر کے حوالہ مندرجہ ضمن چہارم اور حوالہ مندرجہ ضمن پنجم میں اوپر ذکر کر آیا ہوں۔ ہاں ایک اصطلاح میں جو عرف عام کی اصطلاح ہے۔ اس میں آپ نبی نہ تھے۔ نتیجہ۔ کہ حضور ۴ اصطلاحات میں سے صرف ایک اصطلاح میں نبی نہیں۔ باقی ۳ میں نبی ہیں۔ اور ان میں لغوی اور شرعی اصطلاحات شامل ہیں۔ جس پر تمام مدار حقیقت اور مجاز کا ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ آپ نبی ہیں ؛ ۴

۴۔ محدث نہ ہونے اور نبی ہونے کے اس قدر واضح ثبوت کو بھی اگر نہ مانیں۔ تو پھر خدا حافظ ؛ میں نے اپنی طرف سے حق تبلیغ ادا کر دیا ؛ (محمد سعید سعدی لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثنائی مشن!

نکاح والی پیشگوئی

رائیت ھٰذہ المرۃ واثر البکاء علی وجھھا فقلت ایتھا المرۃ نوبی نوبی فان البلاء علی عقبک والمصیبۃ نازلۃ علیک بموت ویبقی منک کلاب متعددۃ (حاشیہ اشتہار ۱۵ر جولائی ۱۸۸۸ء تبلیغ رسالت جلد ۱ حاشیہ صفحہ ۱۳۳)

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ کی تاریکیاں دور کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اور اس کی طرف سے آپ کو ہزارہا نشانات عطا کئے گئے۔ جو اپنے وقت پر پورے ہوئے۔ اور ہوتے رہتے ہیں۔ اور انشاء اللہ پورے ہوتے رہیں گے۔ ان نشانات کے متعلق کئی قسم کے لوگ ہیں۔ بعض اپنی سرکشی کے باعث ان نشانات کی قہری تجلیات کے مورد ہوئے۔ اور بعض نے ان کے مشاہدہ سے مکمل فائدہ اٹھایا۔ یعنی خدا کے برگزیدہ پر ایمان لے آئے۔ اور بعض ناقص طور پر رجوع کا اظہار کر کے مزا کی لپیٹ سے بچ گئے۔ لیکن حاسدان بد بین کے لئے جن کی فطرت میں عیش زنی ہے۔ کوئی صورت اطمینان کی نہیں۔ بلکہ گلشن احمد کا ہر تازہ پھول ان کی آنکھ کے لئے ایک کانٹا ہے۔ اور جہاں کہیں بھی ایسے پھولوں کی نمائش ہو وہ بھی اپنی بوسیدہ ہڈیوں کی پُر عفونت لکڑی لیکر آ موجود ہوتے ہیں۔

اسی نظریہ کی تکمیل میں ایڈیٹر اے۔ ایچ (مولوی ثناء اللہ) نے اہلحدیث مورخہ ۲۱ر ستمبر ۳۴ء میں جماعت احمدیہ کے یوم التبلیغ کی مخالفت کرتے ہوئے مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی پر اعتراض کیا تھا حالانکہ اس کا جواب بذریعہ تحریر و تقریر بیسیوں مرتبہ دیا جا چکا ہے۔ اور مصنفین کے لئے لب کشائی کی ذرا بھی گنجائش نہیں چھوڑی گئی۔ لیکن چونکہ وہ تہیہ کر چکا ہے۔ کہ اگر حضرت اقدسؑ دن کو دن کہیں گے تو ضرور وہ اسے رات کہیگا۔ اس لئے وہ اپنی شہرہ آفاق لغو بیانی و بے ہودہ سرائی سے باز نہیں آتا۔

اگرچہ اس ثنائی یاوہ گوئی میں بھی مثل سابق چند افتراؤں اور مغالطوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ تاہم چونکہ ناواقفوں کو اس سے غلط فہمی ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم اس کا جواب ذیل میں درج کرتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔

"مرزا صاحب قادیانی کی مشہور پیشگوئیاں تین تھیں۔ جو انہوں نے تین قوموں۔ عیسائیوں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں پر ایک ایک کر کے تقسیم کی تھیں۔ عیسائیوں کے لئے ڈپٹی آتھم کی موت والی پیشگوئی۔ ہندوؤں کے لئے پنڈت لیکھرام کی موت والی پیشگوئی۔ مسلمانوں کے لئے آسمانی منکوحہ والی پیشگوئی"

(اہلحدیث ۲۱ر ستمبر ۳۴ء صفحہ ۴ کالم اول)

چونکہ ہمارا یوم التبلیغ موت مرزا احمد بیگ کی یاد تازہ کرنے کے لئے جو حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم الشان نشان ہے مقرر کیا گیا تھا۔ اس لئے اس کی پوری کوشش ہے کہ مرزا احمد بیگ کی موت کا پہلو اہمیت کے ساتھ پبلک کے سامنے نہ آنے پائے۔ اور اس نے اسی لئے "آسمانی منکوحہ والی پیشگوئی" کے گول مول الفاظ استعمال کر کے حق پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ حالانکہ اس سے قبل دونوں پیشگوئیوں میں صریح طور پر دو شخصوں کی موتوں کا ذکر اپنے قلم سے کر چکا ہے ایسے ہی اپنے رسالہ "نکاح مرزا" صفحہ ۳ پر بھی مرزا احمد بیگ کی موت کو پیشگوئی کا جزو اہم مانتا ہوا لکھتا ہے۔

"اثنائیں سے مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی موت اور اس کی لڑکی کے نکاح والی پیشگوئی مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے"

صاف ظاہر ہے کہ یہ لمبی عمر پانے والا "امر" یا تو اخفاء حق کی نیت سے گول مول الفاظ استعمال کر رہا ہے۔ یا پھر لکیلا یعلم بعد علم شیئاً۔ کا مصداق ہو چکا ہے۔ بہر حال اتنا معلوم ہو گیا۔ کہ وہ مرزا احمد بیگ کی موت کے نشان کو اپنے الفاظ کے پیچ و خم میں گم کر دینا چاہتا ہے۔ اس کا سارا زور صرف اسی بات پر صرف ہوا ہے۔ جو ہم نے بیان کی ہے۔ یعنی لوگوں کی نظر موت احمد بیگ کی طرف سے ہٹ کر کسی اور طرف مائل ہو جائے۔ جیسا کہ اس کے مندرجہ ذیل فقرات سے بخوبی روشن ہے۔

(۱) کچھ شک نہیں۔ کہ اس پیشگوئی میں اصل مقصود نکاح تھا۔" (اہلحدیث صفحہ ۱۲ کالم اول)

(۲) اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ احمد بیگ کی موت اصل مقصود نہ تھی۔ بلکہ اصل مقصود نکاح آسمانی تھا۔ اور احمد بیگ کی زندگی چونکہ اس میں مانع تھی۔ اس لئے اس کی موت بطور تمہید کے تھی۔ نہ کہ اصل مقصود" (صفحہ ۱۲ کالم دوئم)

(۳) اس سے بھی معلوم ہوا۔ کہ اصل پیشگوئی نکاح کی تھی۔" (صفحہ ۱۲ کالم سوئم)

مگر جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و تحریرات متعلقہ پیشگوئی مذکورہ پر نظر کرتے ہیں۔ تو نہایت صفائی سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ ایڈیٹر اے۔ ایچ پلے سرے کا مغالطہ ساز اور اعلیٰ درجہ کا افترا پرداز ہے۔ جیسا کہ ذیل کے حوالجات سے ظاہر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ثبت ھذا المرۃ واثر البکاء علی وجھھا فقلت ایتھا المرۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک والمصیبۃ نازلۃ علیک" (حاشیہ اشتہار ۱۵ر جولائی ۱۸۸۸ء)

یعنے میں نے اس عورت (محمدی بیگم کی نانی) کو دیکھا کہ اس کے چہرے سے آثار بکاء ظاہر تھے۔ پس میں نے کہا کہ اے عورت توبہ کر توبہ کر۔ ورنہ مصیبت تیری اولاد اور اولاد کی اولاد پر پڑے گی۔ اور تجھ پر بھی بلا نازل ہوگی۔

اِس عبارت میں محمدی بیگم کی نانی کو توبہ کرنے کی تاکید اور توبہ نہ کرنے کی حالت میں اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کے مبتلائے مصیبت ہو جانے کی اطلاع ہے۔ نکاح کے اصل مقصود ہونے کا اشارہ تک نہیں۔ اور فرماتے ہیں۔

(۲) "پس یہ رشتہ جس کی درخواست کی گئی ہے محض بطور نشان کے ہے۔ تا خدا تعالےٰ اس کنبہ کے منکرین کو اعجوبہ قدرت دکھلاوے۔ اگر وہ قبول کریں۔ تو برکت اور رحمت کے نشان ان پر نازل کرے۔ اور ان بلاؤں کو دفع کر دیوے جو نزدیک چلی آتی ہیں۔ لیکن اگر وہ رد کریں۔ تو ان پر قہری نشان نازل کر کے ان کو متنبہ کرے۔" (اشتہار ۱۵ر جولائی ۱۸۸۸ء)

اس سے ہی بخوبی ظاہر ہے۔ کہ مذکورہ وعید و مشروط پیشگوئی میں اصل مقصود نکاح نہیں تھا۔ بلکہ مقصود یہ تھا۔ کہ یا تو وہ لوگ تائب ہو کر برکت و رحمت کے مورد بنیں۔ یا اگر تائب نہ ہوں۔ تو قہری نشانوں کے ذریعہ متنبہ کئے جائیں۔ اور نکاح محض بطور اس نشان کے تھا۔ کہ اگر وہ نکاح کر دیں۔ تو وہ توبہ کے لئے پہلا قدم بن کر ان کے واسطے نزول رحمت و برکات کا موجب ہو۔ اور اگر نہ کریں تو درد و آلام و آفات کا سبب۔ اور نکاح کر دینے کو توبہ کے لئے ان لوگوں کا پہلا قدم ہم نے اس واسطے کہا ہے۔ کہ وہ رشتہ کی بہن اور اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کو بہت معیوب خیال کرتے تھے۔ اور شریعت محمدیہ پر اس وجہ سے بہت طعنہ زن تھے۔ اور اسی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی زینبؓ سے نکاح پر بھی ان کو سخت اعتراض تھا۔ اور نکاح مذکورہ وہ اسی حالت میں کر سکتے تھے۔ جبکہ ان خیالات سے تائب ہو جائیں۔

اور فرماتے ہیں۔

(۳) "کان اصل المقصود الاھلاک وتعلم انہ ھو الملاک واما تزویجھا ایای فھو بعد اھلاک الھا لمکین والھالکات وھو لاعظام الایۃ فی اعین المخلوقات" (انجام آتھم صفحہ ۲۱۶)

یعنے اصل مقصود تو ہلاک کرنا تھا۔ اور نکاح کا دار و مدار ان کی موت پر تھا۔ اور نکاح محض نشان کے طور پر اور اس کی عظمت قائم کرنے کے لئے تھا۔ نہ کہ اصل مقصود۔

اس حوالہ سے بھی روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ نکاح اصل مقصود نہیں تھا۔ بلکہ عدم توبہ کی صورت میں جیسے کہ کئی مقامات میں اس کا ذکر ہے مخالفین کی ہلاکت اصل مقصود تھی۔ شاید ایڈیٹر اے ایچ کو ان حوالوں کی طرف رُخ کرنے کی فرصت نہ ملی ہوگی۔ اگر ایسا ہی ہے۔ تو اب آپ اپنے قلعہ تزویر کے زمین بوس ہونے کا مشاہدہ کرلے۔ اور خوب آنکھیں کھولکر دیکھ لے کہ اس پیشگوئی میں اصل مقصود نکاح نہیں ہے۔ جیسا کہ تصریحات مذکورہ بالا اس امر پر شاہد ناطق ہیں۔

ہم علے وجہ البصیرت کہتے ہیں۔ کہ الہام الٰہی تو اس نشان کی تعیین کرتا ہے۔ جس کی یادگار میں یوم التبلیغ مقرر کیا گیا تھا یعنے احمد بیگ کی زندگی" اور جو الہام عنوان مضمون پر درج کیا گیا ہے۔

اس میں بالصراحت بتلایا گیا ہے کہ ایموت صرف ایک شخص مریگا۔ چنانچہ وہ ایک شخص مر گیا۔ اور اپنے مرنے سے الہام اور پیشگوئی کی صداقت پر مہر کر گیا۔ باقی الہام کی تصدیق کے لئے اے ایچ کو چھوڑ گیا۔ اگر ایڈیٹر اے۔ ایچ کو اب بھی پیشگوئی کی صحت میں کچھ شک ہو تو اپنے روحانی بزرگوار مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے قلم سے اس کی صداقت دیکھ لے کہ وہ اشاعۃ السنہ میں (بحوالہ اشتہار ۶ر ستمبر ۱۸۹۴ء) لکھتے ہیں۔

"اگرچہ یہ پیشگوئی تو پوری ہوگئی۔ مگر یہ الہام سے نہیں۔ بلکہ علم رمل یا نجوم وغیرہ سے کی گئی"

پیشگوئی کے پورا ہونے سے تو انکار نہیں۔ ہاں صدائے "سحر مستمر" کی تقلید ضروری سمجھی گئی ہے۔ باوجود اس کے ایڈیٹر اے۔ ایچ کو اس نشان کی چمک دوسری طرف منہ پھیرنے پر مجبور کرتی ہے۔ بلکہ وہ اپنی مسلمہ "کیٹری والی مثل" کو اصل کر دکھانے کے لئے چاہتا ہے۔ کہ جیسے اسکی وہ کیٹری یہ چاہتی تھی۔ کہ دنیا میں کیٹریاں ہی کیٹریاں ہو جائیں۔ ایسے ہی وہ بھی چاہتا ہے۔ کہ دنیا میں اسکی طرح سب نور سے منہ پھیرنے والے ہو جائیں

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ط

خلاصہ یہ۔ کہ اس میں کچھ کلام نہیں۔ کہ (۱) مرزا احمد بیگ صاحب عین پیشگوئی کے مطابق ۲۰ ستمبر ۱۸۹۴ء کو فوت ہو گئے۔ اور شرط توبہ سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ (۲) مرزا سلطان محمدؐ صاحب نے شرط توبہ سے فائدہ اٹھایا اور موت سے محفوظ رہے۔ اور انہیں محفوظ رہنا چاہئے تھا۔ کیونکہ الہام میں ایک کے مرنے کا ذکر ہے۔ دو کا نہیں۔ (۳) نکاح کا مرحلہ چونکہ اصل مقصود نہیں تھا اور وہ موقوف و مشروط تھا مرزا سلطان محمدؐ صاحب کی موت پر جو بوجہ توبہ وقوع میں نہیں آئی۔ اس لئے نکاح بھی وقوع پذیر نہ ہوا

اذا فات الشرط فات المشروط۔

اور یہ وہ پیشگوئی کی دوسری شق تھی۔ جو مذکورہ ۴ بالا طریق سے پوری ہوئی۔ کیونکہ دوسری شق کی لازماً دو ہی صورتیں تھیں۔ (۱) کہ مرزا سلطان محمدؐ صاحب توبہ نہ کرتے اور فوت ہو جاتے اور عورت بیوہ ہو کر حضرت اقدسؑ کے نکاح میں آجاتی (ب) مرزا سلطان محمدؐ صاحب توبہ کرتے اور فوت ہونے بوجہ توبہ محفوظ رہتے اور عورت نکاح میں نہ آتی۔ ان دو صورتوں میں سے (جو دوسری شق کی ہیں) پہلی صورت بوجہ توبہ استغفار متحقق نہ ہوئی۔ اور دو

(مولوی فاضل) قادیان